12567 ـ جوا کے بغیر تاش کھیلنا

سوال

جوا (قمار بازی) کے بغیر تاش کھیلنا حرام کیوں شمار ہوتا ہے، ہم تاش مال پر نہیں کھیلتے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر تاش کھیلنا نماز میں رکاوٹ اور سستی پیدا نہ کرے اور اس پر رقم بھی نہ لگائی گئی ہو تو تاش کھیلنے کا حکم کیا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" تاش کھیلنا جائز نہیں، چاہے بغیر عوض کے ہی کھیلے جائیں، اس لیے کہ اس کی حالت یہ ہے کہ یہ نماز اور اللہ کے ذکر سے مشغول کر دیتی ہے، اور اس میں مانع بنتی ہے، اگرچہ یہ گمان کیا جائے کہ وہ اسے نہیں روکتی، پھر یہ جوا اور قمار بازی کا ذریعہ بھی ہے جسے نص قرآنی میں حرام کیا گیا ہے:

بات یہی ہے کہ شراب اور جوا و قمار بازی اور تھان اور پانسے کے فال نکالنے کے تیر یہ سب گندی باتیں اور شیطانی کام ہیں، تو اس سے باز آجاؤ تا کہ تم کامیاب ہو سکو المائدۃ.

اور اس اثر کا معاشرے پر بھی اثر ہوتا ہے، بلا شبہ سلیم اور پرامن معاشرے کے روابط دو چیزوں سے ثابت اور پورے ہوتے ہیں:

اللہ تعالی کے احکام کی پیروی کرنے، اور اس کےمنع کردہ سے رکنے سے، اور کسی بھی واجب اور فرض چیز کے ترک کرنے یا کسی حرام کام کے فعل سے معاشرہ ٹوٹ پھوٹ اور افتراق کا شکار ہو جاتا ہے.

اور یہ کھیل ان عوامل میں شامل ہوتا ہے جو معاشرے پر اثرانداز ہوتے ہیں، کیونکہ یہ نماز باجماعت ترک کرنے کا باعث بنتا ہے، اور اس کھیل سے آپس میں دوری اور بغض و کینہ اور حسد اور حرام کام کے ارتکاب میں تساہل پیدا ہوتا ہے، اور اسی طرح یہ روزی کمانے میں سستی اور کاہلی پیدا کرتا ہے.

دیکھیں: فتاوی اسلامیہ (4 / 436).

رہا اس کھیل کی تاریخ کا مسئلہ کہ یہ کب اور کیسے شروع ہوا تو تحقیقا یہ علم نہیں تاش جیسی بری کھیل کا موجد کون ہے، یا یہ کھیل کب اور کہاں ایجاد ہوا ؟

یہ کہا جاتا ہے کہ اصلا یہ چینی، یا ہندی یا کہیں اور کا کھیل ہے، لیکن مورخین اس پر متفق ہیں کہ یہ کھیل مشرق وسطی سے قرون وسطی کے آخری دور میں یورپ منتقل ہوا، اور دانشور یہ بھی کہتے ہیں کہ: سب آراء متفق ہیں کہ اس وقت سے لیکر اب تك تاش کے کھیل نے بہت واضح ترقی کی ہے.

تاش کا کھیل ابتدائی طور پر یورپ میں اندلس کے علاقے میں شروع ہوا، اور پھر وہاں سے گیارویں صدی میلادی میں شمالی سپین منتقل ہو گیا.

سپین میں تاش کا کھیل چالیس پتوں پر مشتمل ہے، جو ایك سے ساتھ نمبر پر مشتمل ہوتے ہیں، پھر تین اشخاص کا رتبہ سب سے اعلی ہے جو کہ نائب یعنی سردار کا ہوتا ہے، اور پھر اس کے بعد والا رتبہ اس کے وکیل اور پھر کاتب یا خادم کا ہے.

اور سولویں (16) صدی عیسوی میں فرانسیسیوں نے تاش کے کھیل کو نئی شکل دی اور اس میں ترقی کی کہ اس میں سردار اشخاص کی بجائے بادشاہ پر مقتصر کردیا، اور سردار کے نائب کو ملکہ پر، اور کھلاڑی اور فارس کی بجائے خادم پر، اور اس میں انہوں نے تین نمبروں کا اضافہ کر دیا تو اس طرح یہ پتے باون (52) ہو گئے.

اور سترویں (17) صدی عیسوی میں جرمن والوں نے ایك چوتھے شخص کا اضافہ کیا جسے المہرج یا جوکر کا نام دیا.

تاش کھیلنے کے متعلق فتوی اوپر بیان ہو چکا ہے، اور سابقہ سطور میں یہ بھی اضافہ کیا جاتا ہے کہ: تاش کھیلنے میں مشروع تفریح و راحت کے اسلامی مقاصد منعدم ہیں، نہ تو اس سے جہادی مہارت حاصل ہوتی ہے، اور نہ ہی کسی بھی قسم کا علمی تجربہ، اور نہ ہی کوئی معاشرتی اور اجتماعی فائدہ حاصل ہوتا ہے، یا پھر اس سے نفسیاتی راحت حاصل ہوتی ہو جس سے اعصاب کو سکون ملے، اور نفس کو خوشی و راحت حاصل ہو.

یہ ایك ایسا کھیل ہے جو ہر قسم کی خیر و بھلائی سے عاری اور خالی ہے، بلکہ یہ کھیل تو صرف فتنہ و فساد، اور وقت کا ضیاع ہے، جو تخمینہ و گمان اور چالاکی پر منحصر ہے، تو یہ نردشیر کی مشابہ ہوا، اور یہ کھیل جھگڑا و فساد اور لڑائی کا باعث ہے، تو اس طرح یہ شراب اور جوئے و قمار بازی کے مشابہ ہوا.

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا نردشیر پر قیاس کرتے ہوئے کہ اس میں اور تاش کے کھیل میں پہلی چیز تو یہ

ہے کہ یہ دونوں تخمینہ اور گمان و چالاکی پر مشتمل ہیں، اور دوسری یہ کہ یہ دونوں ہی نزاع و جھگڑا اور لڑائی کا باعث بنتے ہیں، اس قیاس کی وجہ سے یہ کوئی بعید نہیں کہ آپ اسے مکروہ کی بجائے حرام والا قول اختیار کریں.

اور شیخ ابن حجر الھیثمی رحمہ اللہ نے بھی یہی اختیار کیا ہے، اور ہمارے معاصر علماء کرام شیخ محمد بن صالح العثیمین نجدی علاقے کے فقھاء میں شامل ہوتے ہیں انہوں نے بھی یہی اختیار کیا ہے، اور اسے اپنے مشائخ اور اساتذہ سے نقل کیا ہے، کیونکہ یہ عداوت و بغض کا باعث ہے، اور اللہ تعالی کے ذکر اور وقت کے ضیاع اور اسے اللہ کی اطاعت کے علاوہ کسی اور میں صرف کرنے کا باعث بنتا ہے.

اور اس قول کے اختیار کرنے کے صحیح ہونے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ فرانس کے ایک حکمران نے حکم جاری کیا تھا کہ یہ کھیل دن کے وقت نہ کھیلا جائے، اور اس نے دن کے وقت لوگوں کو تاش کھیلنے سے روکنے کا حکم دیا، اور جو بھی اس حکم کی خلاف ورزی کریگا اسے قصاص کے حکم کے تحت پکڑ لیا جائے، یہ حکم اس نے اس وقت جاری کیا جب فرانسي لوگ اس کھیل سے بہت زیادہ شغف رکھنے لگے، اور وہ اپنے کام سے بھاگ کر تاش کھیلنے میں مصروف ہو جاتے.

اس حکمران نے جو قصاص کا فیصلہ کیا تھا وہ بڑھ کر قید تک جا پہنچا، بلکہ کچھ ہی مدت گزرنے کے بعد اس نے اس قانون میں مخالف کو لاٹھی کے ساتھ مارنے کا حکم بھی شامل کر دیا جو اسے زخم بھی لگائے.

ان احکام اور دوسرے قوانین کی بنا پر لوگوں نے تاش کھیلنے کی عادت میں تبدیلی لاتے ہوئے اسے علانیہ طور پر کھیلنے کی بجائے سری اور چوری چھپے کھیلنا شروع کر دیا.

ماخوذ از کتاب: قضایا اللھو و الترفیہ تالیف مادون رشید (185 ـ 187).

واللہ اعلم .